49897 ـ کیا باربار عمرہ کرنا جائز ہے ؟ اوردوعمروں کے درمیان کتناوقفہ ہونا چاہیے ؟

سوال

ان شاء اللہ ہم شعبان کے آخراوررمضان المبارک کے شروع میں عمرہ کرینگے ، میرا سوال یہ ہے کہ : کیا ایک سے زیادہ عمرہ کیا جاسکتا ہے ؟
دوسروں معنوں میں اس طرح کہ ایک عمرہ کرکے پھرکچھ دیر انتظار کیا جائے اوردوبارہ احرام باندھ کردوسرہ عمرہ کرلیا جائے ، اوردونوں عمروں کے درمیان کتنا وقفہ ہونا ضروری ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عمرہ کے تکرار میں کوئي حرج نہیں ، اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ کرنے پرابھارا اوران دونوں عمروں کے مابین وقت کی کوئي تحدید نہیں کی ۔

ابن قدامہ اپنی کتاب المغنی میں کہتے ہیں :

سال میں کئي ایک بارعمرہ کرنے میں کوئي حرج نہیں ، علی ، ابن عمر ، ابن عباس ، انس ، اورعائشہ رضي اللہ تعالی عہنم اورعکرمہ ، امام شافعی ، سے یہ روایت کیا گيا ہے ، اس لیے کہ عائشہ رضي اللہ تعالی عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ایک ماہ میں دوبار عمرہ کیا اوراس لیے بھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(ایک عمرہ دوسرے عمرہ کے مابین گناہوں کا کفارہ ہے) متفق علیہ ۔

اورشیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال پوچھا گيا :

کیا رمضان المبارک میں اجروثواب کے حصول کے لیے باربار عمرہ کیا جاسکتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

اس میں کوئي حرج نہیں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(ایک عمرہ دوسرے عمرہ کے مابین گناہوں کا کفارہ ہے ، اور خالص حج کا اجرجنت کے علاوہ کچھ نہیں) صحیح

بخاری حدیث نمبر (1773) صحیح مسلم حدیث نمبر (1349) ۔

جب وہ تین یا چاربارعمرہ کرنے تواس میں کوئي حرج نہیں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عائشہ رضي اللہ تعالی عنہا نے حجۃ الوداع میں بیس یوم سے بھی کم مدت میں دو عمرے کیے تھے ۔ اھـ

دیکھیں : مجموع الفتاوی ابن باز (17 / 432) ۔

اورلجنۃ الدائمۃ (مستقل فتوی کمیٹی سعودی عرب) سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

میں مکہ سے سوکلومیٹر کی مسافت پرایک بستی میں رہائش پذیر ہوں ، اورہرسال رمضان المبارک میں مکہ مکرمہ عمرہ کرنے جاتا ہوں وہاں نماز جمعہ اورعصرکی نماز ادا کرکے اپنی بستی میں واپس لوٹتاہوں ، میں اس مسئلہ میں اپنے کچھ بھائیوں سے بحث کی تووہ مجھے کہنے لگے :

رمضان المبارک کے ہرہفتہ میں عمرہ کرنا جائز نہیں ہے ۔

لجنۃ الدائمۃ کا جواب تھا :

اگرتوواقعی ایسا ہی ہے جیسا آپ نے ذکر کیا ہے تویہ جائز ہے ، کیونکہ ایک اوردوسرے عمرہ کے مابین مدت کی تحدید میں کوئي نص نہیں پائي جاتی اھـ ۔دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11/ 337) ۔

اوربعض علماء کرام نے دو عمروں کے مابین مدت کی تحدید اس طرح کی ہے کہ جب مونڈنے کے لیے بال آجائیں تودوسرا عمرہ ہوسکتا ہے ، لھذا یہ مدت ایک ہفتہ یا دس یوم ہوسکتی ہے ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی الشرح الممتع میں کہتے ہیں :

امام احمد کا قول ہے : اس وقت تک عمرہ نہ کرے جب تک اس کا سر سیاہ نہ ہوجائے ، یعنی جب بالوں سےسیاہ ہوجائے ۔

تواس بنا پرآج کل عام لوگ بار بار عمرہ کرتے ہیں اورخاص کررمضان المبارک میں تویومیہ عمرہ کرتے ہیں اوراگرچہ ان میں سےبعض ایک عمرہ دن میں اورایک رات میں نہیں کرتے یہ سلف کے مسلک کے خلاف ہے ۔اھ دیکھیں الشرح الممتع (7 / 242) ۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب المغنی میں کہتے ہیں :

اورعلی رضي اللہ تعالی عنہ کا قول ہے کہ : ہرماہ میں ایک بار ، اورانس رضي اللہ تعالی عنہ کا جب سربالوں سے سیاہ

ہوجاتا تووہ عمرہ کرنے چلے جاتے ، یہ دونوں امام شافعی نے اپنی مسند میں روایت کی ہیں ۔

اورعکرمہ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے : جب استرے سے بال مونڈنا ممکن ہوں توعمرہ کرلے ۔

اورعطاء رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : اگرچاہے وہ ایک ماہ میں دوبار عمرے کرسکتا ہے ۔

اورامام احمد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : جب عمرہ کرے توسرمنڈانا یا بال چھوٹے کرانا ضروری ہیں ۔اوردس یوم میں سرمنڈانا ممکن ہے ۔ اھ

اورشیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی مجموع الفتاوی میں کہتےہیں :

امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے بیان کیا ہے کہ عمرہ کثرت سے کرنا مستحب نہیں ہے نہ تومکہ سے اورنہ ہی کہیں اور سے ، بلکہ دوعمروں کے مابین کچھ مدت ہونی چاہیے اگرچہ اتنے دن جس میں بال اگ آئیں جومنڈانے ممکن ہوں ۔ اھ کچھ کمی وبیشی کے ساتھ

واللہ اعلم .